

Dār al-Iftā Ahl al-Sunnah (Da'wat e Islami)

**THE NISAB OF SILVER WILL BE CONSIDERED IN THE ZAKAT FOR
CURRENCY AND TRADE MERCHANDISE**

QUESTION:

What do the noble ulamā say regarding this that nowadays which nisāb value is should be considered concerning the Zakāt of Currency and Stock Merchandise? Will the Gold nisāb be considered or the Silver nisāb? Whereas nowadays trade is considered relative to Gold and Currency is also considered as following on from Gold, in such a scenario what will consideration be given to?

ANSWER:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

Whosoever possesses currency or stock merchandise, surplus to his basic needs, for a lunar year, equal to the value of 52.5 tolas of Silver (approximately 612.36 grammes) Zakāt is obligatory upon him.

The nisāb that is given considered in relation to Currency and Stock merchandise is not the Gold nisāb, rather it is the Silver nisāb because when considering the nisāb the basis is set upon that thing in which there is benefit for the poor and that is in the nisāb for Silver. This is why the nisāb for Silver has been made the measure. Placing these wisdoms at the forefront our noble fuqahā (jurists) have been issuing the fatwā upon this through the ages. Therefore, in the scenario asked about the consideration will be given to the nisāb for silver as is related in the general texts of the Hanafī Madhab.

اللَّهُ أَعْلَمُ عِزُّهُ وَجَلُّ رُسُولُهُ أَعْلَمُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

Muhammad Sajjād al-Attārī al-Madanī (Specialist in al-Fiqh al-Islāmī)

Attested by: Muftī Fudayl Ridā al-Attārī

18^h Safar 1430 AH

Translated by: Ustadh Ibrar Shafi

کرنسی اور مال تجارت میں چاندی کی قیمت کا اعتبار ہوگا

فتویٰ 35

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل کرنسی اور مال تجارت میں زکوٰۃ کا نصاب کتنی رقم پر ہے؟ نصاب کا اعتبار سونے کے حساب سے ہوگا یا چاندی کے اعتبار سے؟ جبکہ آج کل تجارت کا اعتبار سونے سے کیا جاتا ہے اور پیسہ بھی سونے کے تابع ہوتا ہے تو ایسی صورت میں کس کا اعتبار کریں گے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جس کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر نقدی یا مال تجارت وغیرہ اس کی حاجتِ اصلیہ سے زائد سال بھر تک موجود رہے تو اس پر زکوٰۃ لازم ہوگی۔ کرنسی اور مال تجارت میں نصاب کا اعتبار سونے سے نہیں بلکہ چاندی کے اعتبار سے ہوگا کیونکہ نصاب میں بنیاد اس چیز کو بنایا جاتا ہے جس میں فقرا کا فائدہ ہو اور وہ چاندی کے نصاب میں ہے اسی لئے چاندی کے نصاب کو معیار بنایا گیا انہی حکمتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہمارے فقہائے کرام یہی فتویٰ دیتے آئے ہیں۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں چاندی کے نصاب کا اعتبار ہوگا، کما فی کتب عامۃ۔

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی
محمد سجاد العطاری المدنی

18 صفر 1430ھ

الجواب صحیح

عبدُكَ الْمَدْنِيُّ فَضِيلُ رَضَا الْعَطَّارِيُّ عَمَلَةُ الْبَلَدِيِّ